باب۔69

جھوٹے پیغمبر

☆ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَـٰكِن رَّسُولَ اللَّـهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّـهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا -

ترجمہ: محمدؐ تمھارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر اللہ کے رسول ہیں اورآخری پیغمبر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہر شئے کو خوب جانتا ہے۔(سورۃ الاحزاب : آیت40)

صاحبو! خاتم، مُہر کو کہتے ہیں۔ عربوں میں قدیم زمانے سے یہ دستور چلا آرہا ہے کہ سب سے آخر میں مُہر کرتے ہیں۔ خاتم، وہ چیز جس پر مراسلہ ختم کیا جاتا ہے۔ سرنامہ یعنی letter-head پر مُہر کرنے کا قاعدہ جدید ہے۔ بعد کے لوگوں نے خاتم النبیین کے دو معنی پیدا کیے۔ ایک "افضل" یعنی اس سے اوپر کوئی مرتبہ نہیں، کے۔ دوم "آخر" کے۔ محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء بھی ہیں اور آخر الانبیاء بھی۔ افضل الانبیاء کے معنی لے کر آخر الانبیاء سے انکار کرنا درست نہیں۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے "اَلاَ اَنَّهُ لاَ نَبِيَّ بَعْدِيْ" یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں۔ یہ زمانہ فتنہ کا ہے۔ روز ایک نیا پیغمبر پیدا ہو رہا ہے۔

اس بارے میں ایک لطیفہ : ایک صاحب کا گزر پاگل خانہ میں ہوا۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص بڑا ہی مقطع سا، جبہ اور عمامہ میں بیٹھا ہوا ہے۔ ان صاحب کی اس شخص سے گفتگو ہوئی۔ دیکھا اس کا علم اچھا تھا، گفتگو بھی اچھی تھی۔ پوچھا آپ تو اتنے بڑے عالم ہیں آپ کو لوگوں نے اس پاگل خانہ میں کیوں ڈال دیا ہے؟ اس نے کہا "یہ لوگ بے وقوف اور نادان لوگ ہیں۔ مجھے عالم تو مانتے ہیں مگر پیغمبر تسلیم نہیں کرتے"۔۔۔!

صاحبِ مذکور، اس شخص کے بعد ایک اور شخص کے پاس پہنچے۔ وہ بھی نہایت مقطع، شایہ عمامہ سے آراستہ تھا۔ اس سے بھی گفتگو ہوئی۔ دیکھا کہ یہ، پہلے پاگل سے بھی زیادہ عالم ہیں۔ ان صاحب نے اس شخص سے کہا کہ

Siddiqui Publications

یہاں میں آپ سے پہلے ایک اور شخص سے مل کر آ رہا ہوں ، وہ بڑا عالم تھا مگر مدعیٔ نبوت تھا۔ جس پر دوسرے مجنون نے کہا" وہ جھوٹا ہے جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ، میں نے اسے بھیجا ہی کب تھا جو وہ پیغمبر ہوتا"۔۔۔ !

صاحبو! گزشتہ زمانے میں بھی چند لوگ پیغمبری کے جھوٹے دعوے کرتے تھے ، مگر ہوا کیا۔۔؟ جھوٹ جھوٹ ہی نکلا، سچ سچ۔ ان کے حصے میں رسوائی تھی جو ہو کر رہی۔ آج کل بھی مصنوعی پیغمبروں کا زور ہے۔ بہت سی چیزیں imitation نکلی ہیں ، پیغمبر بھی امی ٹیشن نکلے۔ جہاں کسی نے پیغمبری کا دعویٰ کیا ، چند بے وقوف ان کے ساتھ ہو لیے۔ اور تو اور ، حیدرآباد دکن میں بھی امی ٹیشن پیغمبروں کی کمی نہیں۔ ایک بار ایک صاحب نے مجھے خط لکھا کہ صدیقی ہو ، اگر میرے ہاتھ پر ایمان لاؤ تو تم کو صدیق اکبر کا رتبہ ملے گا۔ اسی طرح سید مناظر احسن گیلانی کو لکھا کہ وہ سید ہیں انہیں علی مرتضی کا رتبہ ملے گا۔ بعض لوگوں نے تو غضب ہی کیا کہ ہندوؤں کو بھی پیغمبر ماننے پر تیار ہو گئے۔ غرض کہ پیغمبری کیا ہوئی ایک دل لگی ٹھیری۔ پیغمبری کا دعویٰ کرنے میں بعض خاص خطے کے لوگوں کو امتیازِ خاص ہے۔ اسی طرح بعض کو دوسروں کے پیغمبر ماننے میں بڑی جلد بازی ہے۔

اسلام میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم میں تمام اصولی باتیں موجود ہیں۔ یہ ہمہ گیری کسی اور مذہب کو نہیں۔ اب جو بھی آئے گا دینِ اسلام کی ہی تبلیغ کرے گا۔ اس کا کام دینِ اسلام کو سمجھنا ہے اور سمجھ کر استنباطِ احکام و مسائل کرنا ہے۔ وہ پیغمبر نہ ہو گا بلکہ مسلمانوں میں کا ایک مجتہد ہو گا۔ بعض نادان ، نبوت کا دعویٰ بھی کریں گے لیکن ایسے میں وہ حدودِ اسلام سے تجاوز کریں گے۔ وہ دجّال ہیں ، مکار ہیں۔ ان ابلیس کے شاگردوں سے اللہ بچائے۔ ایسے لوگ ، ایک دفعہ وحی کا لفظ لاتے ہیں اور اس سے مراد لیتے ہیں ، دل میں ڈالنا۔ جب اس کو کوئی نادان مان لے تو پھر اس کے معنی اُس وحی کے لیتے ہیں جو پیغمبر پر اترتی ہے۔ ان کا کام ہے دھوکا دینا۔ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا۔ ان لوگوں نے احکامِ خدا اور رسول کو کھیل ٹھٹا بنالیا ہے۔ ان کے دل میں نہ اللہ کا خوف ہے نہ پیغمبر کی عزت۔ نادان مسلمان ان کا شکار ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ دیکھو ! ان کے شر سے بچو۔ یہ دین و ایمان کے ڈاکو ہیں۔ یہ تم کو کہیں کا نہیں رکھیں گے۔ اللہ اور رسول کا دامن پکڑو اور اس پر مضبوطی سے قائم رہو۔ یہ زمانہ فتنوں کا ہے۔ اللہ اور رسول سے مدد لو، اور ان ظالموں سے مقابلے میں نہ ہارو۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

{حوالہ تفسیر صدیقی- پارہ 7 صفحہ 112، 113 پارہ 8 صفحہ 3 پارہ 22 صفحہ 10، 11 اور پارہ 26 صفحہ 47}